جانور اول تو خود پالیں۔نہیں تو بہت اچھا، خوبصورت اور بے نقص جانور خریدیں۔ گائے، اونٹ، بکرا، چھترا دو دانت والا یعنی دوندا ہونا ضروری ہے۔ بے شک بھیڑ کے بچے کے واسطے اس سے استثنا موجود ہے لیکن یہ استثنیٰ دوندے کی عدم دستیابی سے مشروط ہے اور عدم دستیابی بہت ہی شاذ ہے۔ اس لئے دوندا جانور ہی قربانی لگ سکتا ہے۔ بیوپاری لوگوں نے سال عمر کی اصطلاح گھڑ لی ہے۔ بھلا ان سے کوئی پوچھے کس نے اس جانور کی تاریخ پیدائش لکھی تھی جس کی رو سے یہ سال کا ہو گیا ہے۔ دوسری ترکیب انہوں نے پکا دوندا کی تراش لی ہے۔ یہ سب ڈھکوسلے ہیں۔ شرط صرف دوندا ہے۔ قربانی نماز عید ادا کر کے کریں۔ اپنے ہاتھ سے کریں تو پسندیدہ ہے۔ نہ کر سکیں تو دوسرے سے کرانا بھی مباح ہے۔ اس عید والے دن صبح اٹھ کر کچھ نہ کھائیں۔ نماز عید ادا کرنے کے بعد اپنا جانور قربان کریں اور قربانی کا گوشت کھائیں یہی نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔ یکم ذی الحج سے حجامت بنوانا اور ناخن اتروانا بند کر دیں اور قربانی کے بعد حجامت بنوائیں۔ غرباء جو قربانی نہیں کر سکے، وہ بھی اس طریقہ مسنونہ پر عمل کریں تو قربانی کا ثواب پا سکتے ہیں۔ گوشت کے تین برابر حصے کرنا، کہیں نہیں آیا۔ البتہ احباب، رشتہ دار اور غرباء سب کو گوشت دیں لیکن اول درجے کا گوشت یعنی پٹھ، چانپ اور سینہ وغیرہ الگ کر لینا اور درجہ دوم کا گوشت دوسروں کو دینا ردی حرکت ہے۔ کسی کا کنبہ بڑا ہو اور سارا گوشت گھر میں ہی کھا لیا جائے تو مباح ہے۔ گوشت ذخیرہ کر لینا مباح ہے مگر غرباء کو محروم کر کے ایسا نہ کرنا چاہیے۔

قربانی سنتِ ابراہیمؑ کے تحت ملت ابراہیمؑ پر ہے۔ جہاں ملت ابراہیمؑ نہ ہو وہاں کوئی قربانی نہیں ہے۔ اسلام نے ہمیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ عطا کی ہیں۔ مسلمانوں کی یہ دونوں عیدیں نماز عید سے ہیں۔ تیسری عید کوئی نہیں اسی لئے کوئی تیسری نمازِ عید نہیں پڑھی جاتی۔ رشوت، سود، سٹہ، جوا، ٹھگی اور غصب کے روپے سے قربانی کرنا حرام ہے۔

کشمیر کمیٹی اور حکومت آزاد کشمیر

کشمیر کمیٹی اور حکومتِ آزاد کشمیر، دونوں ہی کشمیر کو فراموش کر بیٹھی ہیں۔ آزاد کشمیر کے اندر، مقبوضہ کشمیر کی آزادی کا نام لیوا کوئی نہیں ہے۔ آزاد کشمیر کی ہر حکومت صرف حکومت کرنے تک محدود اور اسلام آباد میں

جائیدادیں بنانے میں مصروف رہتی ہے۔حال ہی میں کشمیر کمیٹی کے چیئر مین کا بیان پڑھ کر تو پاؤں تلے سے زمین ہی نکل گئی۔فرمایا ہم کس منہ سے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی بربریت کی مذمت کریں، جبکہ خود ہماری فوج یہی بربریت فاٹا میں کر رہی ہے۔ ؎ ہوئے تم دوست جس کے، دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

؎ ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیئے؟

اس بیان پر ''ماروں گھٹنا پھوٹے آنکھ'' کا محاورہ صادق آتا ہے۔ہم فاٹا کو کسی طور پر بھی مقبوضہ کشمیر کا مماثل نہیں کہہ سکتے۔فاٹا میں ہماری فوج کی حیثیت قابض یا غاصب فوج کی نہیں ہے۔ہم فاٹا کے اموال کی خرابی کا ذمہ دار کسی طور پر بھی طالبان کو نہیں ٹھہرانے ہیں۔وہاں کی خرابی کے ذمہ دار امریکہ، بھارت اور اسرائیل ہیں اور انہیں کے کرائے کے سپاہی، جو سارے کے سارے غیر ملکی ہیں، پاک آرمی سے لڑ رہے ہیں۔جبکہ مقبوضہ کشمیر بین الاقوامی طور پر مسلمہ متنازعہ علاقہ ہے وہاں خود کشمیری اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں اور بھارتی فوج وہاں غاصب اور قابض فوج ہے جو تحریک آزادی کو دبانے کیلئے وہاں قتل عام کر رہی ہے۔مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیوں پر تو سیکرٹری یو۔این۔او مسٹر بانکی مون بھی شاکی ہیں جبکہ ہماری کشمیر کمیٹی کے عزت مآب چیئر مین ان کی مذمت کرتے ہیں۔ ایں چہ بوالعجبی است

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

علامہ حامد سعید کاظمی سید تو ضرور ہی ہوں گے کیونکہ کاظمؒ اہل تشیع کے دوازدہ آئمہ میں سے ہیں۔یہ کہ وہ اہل تشیع میں سے ہیں یا وزیر اعظم اور مسلم لیگ اربعہ کے صدر کی طرح دونوں طرف راہ ورسم رکھتے ہیں، اس کا حال ہمیں معلوم نہیں۔بہر حال یہ کہ وہ مولوی ہیں محقق ہیں۔اخبارات میں ان کے ملفوظات پڑھ کر ہم پر قیامت ٹوٹ پڑی۔بڑی مشکل سے ایک مولوی کے 84 کنال زمین والے سیکنڈل کی دھول بیٹھی تھی کہ کاظمی صاحب نے یہ گل کھلا دیا۔فرمایا ''حج کوٹے کی تقسیم میں بدنیتی تو انہوں نے کی ہے مگر کرپشن کا الزام ان پر صادق نہیں آتا۔'' میرے خیال میں وہ کرپشن کا عام مروج معنیٰ ہی جانتے ہیں، لیکن نہیں، کہ اتنے بڑے علامہ کو ایک یہی معنی آتا ہو اور وہ یہ نہ جانتے ہوں کہ اس کا اصل مفہوم اخلاقی انحطاط وزوال ہے۔(Moral Degeneration) انہوں نے